



سوال

(322) بے نماز دوست سے معاملہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا ایک بہت ہی عزیز دوست ہے جو بہت اعلیٰ اخلاق کا مالک ہے لیکن اس میں ایک خرابی یہ ہے کہ وہ نماز نہیں پڑھتا۔ اس دوست کے بلند اخلاق کی وجہ سے مجھے اس سے محبت ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ اس سے دوستی رکھوں یا نہ رکھوں؟ سماجی شیخ! براہنمائی فرمائیں میں اسے کس طرح قائل کروں کہ وہ نماز ادا کرنے لگ جائے؟ اور اگر وہ ترک نماز ہی کو اپنا معمول بنانے لگے تو کیا میرے لیے لازم ہے کہ اس کی دوستی ترک کر دوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز اسلام کا ستون اور شہادتین کے بعد عظیم ترین رکن ہے۔ جس نے اس کی حفاظت کی اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے اسے ضائع کر دیا وہ باقی باتوں کو اور زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔ صحیح حدیث میں ہے 'نبی ﷺ نے فرمایا:

((العبد الذی بیننا وینہم الصلاة فمن ترکها فقد کفر)) (جامع الترمذی الایمان باب ماجاء فی ترک الصلاة ح: ۲۶۲۱ و مسند احمد: ۵/۳۴۶/۳۵۵)

”و بعد جو ہمارے اور ان لوگوں کے مابین ہے 'وہ نماز ہے۔ جس نے اسے ترک کر دیا اس نے کفر کیا۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ان بین الرجل و بین الشکر و الکفر ترک الصلاة)) (صحیح مسلم الایمان باب اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاة ح: ۸۲)

”بے شک آدمی اور کفر کے درمیان فرق ترک نماز ہے۔“

عبداللہ بن شقیق عقیلی جو کہ ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ بیان فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اعمال میں سے نماز کے سوا اور کسی چیز کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل علم کی ایک بہت بڑی جماعت کے نزدیک ترک نماز کفر اکبر ہے خواہ وہ اس کے وجوب کا انکار نہ بھی کرے 'جیسا کہ ان کے اور ان کے ہم معنی دیگر احادیث سے ثابت ہوتا ہے اور بلاشک و شبہ یہی بات حق ہے۔ کچھ دیگر اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ ترک نماز کفر اصغر ہے 'مگر یہ بہت بڑا جرم ہے حتیٰ کہ زنا اور چوری وغیرہ سے بھی بڑا جرم۔ اگر کوئی شخص نماز کے واجب ہونے کا منکر ہو تو بالاجماع کافر ہے۔ اے سائل! اس سے آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے لیے مذکورہ بالا شخص کو نصیحت کرنا اور اس کو ترک نماز سے



ڈرانا واجب ہے۔ اگر وہ توبہ کر لے تو الحمد للہ! اور اگر توبہ نہ کرے تو پھر آپ کے لیے وا کب ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھیں اور برائت کا اظہار کر دیں اور اس کی دوستی ترک کر دیں حتیٰ کہ وہ اپنے کفر سے اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کر لے! ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَّاءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدَهُ ... ع ...
سورة الممتحنة

”تمہیں ابراہیم علیہ السلام اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضروری) ہے جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی) قاتل نہیں (ہو سکتے) اور جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کلمہ کلاعداوت اور دشمنی رہے گی۔“

ہر مسلمان کے لیے واجب ہے کہ تمام کافروں کے ساتھ وہ اسی قسم کا سلوک کرے کہ وہ کفر ترک نماز کی صورت میں ہو یا انکار و جواب کی صورت میں یا دین اسلام کو گالی دینے یا اس کا مذاق اڑانے کی شکل میں یا کسی اور انداز میں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو اور تمام مسلمانوں کو ہر اس چیز سے بچائے جو اسے ناراض کرنے والی ہوں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 248

محدث فتویٰ